السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہانیاں منڈی سے محمد جمال لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب مطلوب ہے ؟

الف) دولہا کے گلے میں روپوں اور پھولوں کا ہار ڈالنا شرعاً کیسا ہے ؟ اگر دولہا اسے پسند نہ کرے لیکن دوست واحباب زبردستی ڈال دیں تو اس میں کیا حرج ہے ؟)

ب) کیا ولیمہ کے لیے بیوی سے مقاربت شرط ہے ؟ بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے وضاحت فرمائیں ۔ ؟)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام ہمیں سادگی اعتدال پسندی تعلم دیتا ہے ایسے اخراجات جوانسان کی حقیقی ضروریات کے علاوہ اٹھتے ہوں نیز اپنی دولت کو مفید کاموں کے بجائے غلط کاموں پر صرف کرنا کفران نعمت ہے جس کے متعلق قیامت کے دن بازپرس ہوگی قرآن کریم نے اس طرح اسراف وتبدیر کرنے والوں کو شیطان کے بھائی قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "فضول خرچی نہ کرو کیوں کہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں ۔ ((17/بنی اسرآئیل :27

دولہا کے گلے میں روپوں اور پھولوں کے ہار پہنانا بھی اسی قسم سے ہے اس کے علاوہ فخر ومباہات اور نمائش وریاکاری بھی ہےجسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاکاری کو شرک خفی اور شرک اصغر قرار دیا ہے اس بنا پر عقل مند انسان ایسے خوشی کے موقع پر بھی اعتدال کے دامن کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رآپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اس قسم کے نمائشی کاموں سے نفرت کرتے تھے دولہا کو چاہیے کہ وہ اپنے دوست واحباب کو ایسے کاموں سے اجتناب کی تلقین کرے اگر کچھ جنونی اور جذباتی دوست اس کے گلے میں ہار ڈال دیتے ہیں تو اسے چاہیے کہ انہیں اتار دے کیوں کہ ان کو اتار دینا تو اس کے اختیار میں ہے ویسے بھی نوٹوں کے ہار خریدنا شرعی طور پر جائز نہیں ہیں ۔ لہذا شناخت وامتیاز کا بہانہ بنا کر احکام شریعت کا خون نہیں کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اگر دولت دی ہے تو اسے غلط مصرف پر استعمال نہیں کرنا چاہیے ۔ ؟

(حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ولیمہ کے وقت کے متعلق سلف میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ مقاربت سے پہلے یا بعد مالکی حضرات مقاربت کے بعد ولیمہ کرنا مستحب قرار دیتے ہیں ۔ (فتح الباری :9/241

ہمارا رجحان بھی یہی ہے لیکن اسے ولیمہ کے لیے شرط قرار دینا صحیح نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ مقاربت کے بعد کرنا چاہیے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت زینب بنت جاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کے بعد مقاربت کر چکے تو دعوت ولیمہ کے لیے لوگوں کو اپنے گھر بلایا (صحیح بخاری : کتاب النکاح باب الولیمہ حق) حضرت امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے : "باب وقت الولیمہ " (بیہقی؛260/7) اگر رخصتی کے بعد خاوند بیوی کے جمع ہونے سے پہلے بلا ضرورت و مجبوری ولیمہ کر دیا جائے تو یہ غیر مسنون طور پر ولیمہ کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے ۔ ؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:341